Academic Discipline for Quranic Higher Education

تخصص علوم و حکمت قرآن کے لیے مقررہ نصاب کے مطابق

اصطلاحات قرآن



الاستاذ: ابوالفضل نور احمد سندھی

ناشر

جامع مسجد ربانی، ہائی وے کالونی، سیکٹر C-18، اسکیم-33، نزد جمالی پُل، M-9 موٹروے، کراچی

فون: 0313-2707097

www.hikmatequran.org hikmatequran@gmail.com Hikmat-e-Quran Institute

اَللَّحَدُ اس گڑھے یا شگاف کو کہتے ہیں جو قبر کی ایک جانب بنایا جاتا ہے: لَحَدَ الْمَیِّتَ وَالْجِدَہٗ میت کو لحد میں دفن کرنا۔

ابن فارس کے بقول اس مادہ کے بنیادی معنی درمیان سے ہٹ کر ایک طرف کو مڑ جانا ہیں۔ لَحَدَ اِلَیْہِ وہ اس کی طرف مائل ہو گیا۔ جھک گیا۔ (تاج العروس) اَلْحَدَ وہ دین حق سے مڑا اور ہٹا۔ اسی سے اَلْاِلْحَادُ ہے جس کے معنی مڑنا، ہٹنا اور جھک جانا ہیں۔ درمیانہ روی اور توازن کو چھوڑ کر ظلم کی طرف مائل ہونا ہیں۔ (تاج العروس) سورۃ الاعراف میں ہے:

وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اَسْمَآىِٕهٖ ؕ سَیُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ (آیت:۱۸۰)

”تمام صفات حسن و اعتدال کے ساتھ اللہ کے لیے ہیں۔ اسے انہیں صفات سے پکارو اور جو لوگ اس کی صفات میں کج روی کرتے ہیں (ہٹ کر ایک طرف جھک جاتے ہیں) تو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو، انہیں ان کی اس غلط روش کا نتیجہ بہت جلد مل جائے گا۔“

اس آیت سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ جو لوگ صفات الٰہی کے تو قائل ہیں لیکن ان میں اعتدال اور تناسب کو ملحوظ نہیں رکھتے وہ بھی ملحد ہیں۔ پیغمبر کو حکم ہے کہ تمہارا ان سے کوئی واسطہ نہیں۔ ان کی اس غلط روش کا نتیجہ ان کے سامنے آجائے گا۔ یہاں سے یہ بھی متشرح ہوتا ہے کہ الحاد صرف اللہ تعالیٰ کی صفات کے انکار کا نام نہیں ہے بلکہ جو ان کی صفات کو تو مانتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی قوانین اور صفات کو توازن اور تناسب کے ساتھ اطاعت نہیں کرتا وہ رویہ بھی الحاد میں شامل ہے۔ ایک

آدمی اللہ تعالیٰ کو اَلرَّحْمٰنُ اور اَلرَّحِیْمُ مانتا ہے لیکن ان صفات میں دوسروں کو شریک کرنے اور اپنی طرف سے ایسی باتیں منسوب کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان نہیں۔ اس طرح وہ صفاتِ خداوندی میں افراط اور تفریط کرتا ہے اور تناسب کو قائم نہیں رکھتا تو یہ بھی الحاد کا عمل ہے۔ جیسے عیسائیوں کا عقیدہ ہے انسان کی نجات حضرت عیسیٰ کے رحم کھانے پر ہی موقوف ہے۔

سورۃ اعراف میں آگے کی آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب ایک ہی طرح کے نہیں ہیں۔ ایک طرف وہ ملحدین ہیں تو کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی عقل سے کام لیتے ہیں اور حق کو پہچانتے ہیں، اسی کے مطابق لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ پھر آیت ۱۸۳-۱۸۲ میں آیات الٰہی میں کج روی اور الحاد کرنے والوں کے متعلق فرمایا:

وَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ وَ اُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ﴿۱۸۳﴾ (الاعراف)

”جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلا رہے ہیں ہم ان کو وہاں سے اپنے ہدف پر لے جا رہے ہیں جہاں سے انہیں علم نہیں اور میں انہیں ڈھیل دیے جا رہا ہوں۔ کیونکہ میری تدبیر بہت ہی محکم ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے ان کو جو ڈھیل دی ہے اس کو یہ اپنی جیت سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ڈھیل ان کا پھندا ہے۔ اس کی تدبیر نہایت محکم اور اس کی گرفت نہایت شدید ہوتی ہے۔ کوئی اس کے احاطہ سے باہر نہیں نکل سکتا۔ اِسْتَدْرَجَهٗ کے معنی ہیں ”اس کو آہستہ آہستہ چڑھالایا، اس کو چکمہ دیا، یہ اللہ تعالیٰ کے پھندوں میں سب سے زیادہ خطرناک پھندہ ہے جس میں اس کے باغی مبتلا کیے جاتے ہیں۔

راغب اصفہانی کہتے ہیں کہ اَلْحَادٍ فِیْ اَسْمَائِهٖ یعنی صفات الٰہی میں الحاد کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کو ان اوصاف کے ساتھ متصف ماننا جو شان الوہیت

کے منافی ہوں۔ دوم یہ کہ صفات الٰہی کی ایسی تاویل کرنا جو اس کی شان کے منافی ہو۔

حٰمٓ السجدہ کی آیت نمبر ۴۰ میں اللہ تعالیٰ کے قوانین کے بگاڑنے کو ان الفاظ میں الحاد سے تعبیر کیا گیا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ

"جو لوگ ہماری آیات (ضابطہ خداوندی) میں الحاد برتتے ہیں (ایک طرف کو ہٹ جاتے ہیں / انحراف کرتے ہیں) وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔"

مذکورہ آیت میں يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا کا مفہوم یہ متشرح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آیات اور اس کی نشانیاں تو کسی اور سمت میں رہنمائی کر رہی ہیں لیکن اپنی دھاندلی، ضد اور کج بحثی سے یا پھر کسی جماعتی و مسلکی وابستگی پر قائم رہنے کی ضرورت کے تحت کوئی اور راہ اختیار کر لے اور لوگوں کو اس طرف موڑنے کی کوشش کرے۔

یہ غلط روش ہے۔ اسلام کے معنی یہ ہیں کہ صفات ہو یا قوانین دونوں میں پورے تناسب کو قائم رکھا جائے۔ اسی سورۃ کی آیت ۲۵ میں برے ساتھیوں اور گمراہ لیڈروں سے ان کی ہم نشینی کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کی شرارتوں کو اس آیت میں دھمکی دی ہے کہ جو لوگ اس طرح حرکتیں کر رہے ہیں، ان کی حرکتیں ہم سے ڈھکی چھپی نہیں۔ ہم سب کچھ دیکھ اور سن رہے ہیں۔ جب وہ ہم سے مخفی نہیں ہیں تو ایک دن ہم ان کو مزا چکھائیں گے۔ فرمایا:

اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ (آیت:۴۰)

"کیا وہ بہتر ہے جو دوزخ میں ڈالا جائے گا یا وہ جو قیامت کے دن امن کے سائے میں آئے گا! کر لو جو تم چاہو۔ وہ اچھی طرح دیکھ رہا ہے جو تم کر رہے ہو۔" محرفین و ملحدین کے انجام کی یہ بات یہاں مبہم چھوڑ دی ہے اور اس ابہام میں ایک غضبناکی مضمر

ہے۔ جو جتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں بگاڑ والحاد برتے گا اللہ تعالیٰ اسی حساب سے ان کا عبرتناک انجام کرے گا۔

آیت کریمہ

وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ (الکہف:۲۷)

"اور اس کے سوا تم کہیں پناہ کی جگہ بھی نہیں پاؤ گے۔" میں اس کے معنی پناہ گاہ کے ہیں۔ اس لیے کہ یہ مصدر میمی بمعنی اِلْتِحَادٌ بھی ہو سکتا ہے اور اسم ظرف بھی۔

❖❖